

يَا رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ

سیدنا محمد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے ہم عصر، دنیا میں علم و فضل کی مستند  
و نامور مسلمہ شخصیت، فخر و ملت، شیخ الشیوخ عاشق رسول علیہ السلام  
برکت المصطفیٰ فی الہند کا مسک مبارک مسقی بہ

مسلك شيخ عبد الحق محمد علي التتجه دهلوي محدث

انزقلہ  
علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شریف قادری

مدرسہ  
جامعہ نظامیہ • لاہور

حسب فرمائش: رضا مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب امیر عجم رضا مصطفی پاکستان  
نباض قوم، یاسان مسلک

مکتبہ رضاعی مصطفیٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ



امام المحدثین، فخر المفسرین، سراج العارفین، شریعت و طریقت  
حضرت شاہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

## کامزار پر انوار



ہر ولی شریف دہلی شمس تالاب کے کنارے آج بھی

مرجع خلائق ہے

بمعر ۹۴ سال

تاریخ وصال : ۲۱ ربیع الاول ۱۲۵۲ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ  
الصلوة والسلام عليك يا رسول الله • وعلى آلك وأصحابك يا حبيب الله

اما بعد اللہ تعالیٰ کی عادت کریمہ یہ رہی ہے کہ انسانیت کو شرک و کفر اور گمراہی سے نکالنے کے لئے انبیاء کرام  
بھیجے گئے۔ مگر انسانی صدیوں کے ارتقاء کے بعد جہاں پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی مقدس ہستیوں نے  
لوگوں میں وہاں پہنچا دیا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، امور آخرت اور عالم کے حادث یا قدیم ہونے کے  
بارے میں بڑے بڑے فلسفیوں اور دانشوروں نے کیا کیا مشکافیاں کیں؟ لیکن وہ اپنے وابستگان دامن کو  
دولت یقین فراہم نہ کر سکے۔ زمیندار کرام علیہم السلام کے چند کلمات نے سامعین کو وہ یقین عطا کیا جس کی بنا پر  
وہ جان تک قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور دنیا و آخرت کی سعادتیں حاصل کر گئے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر سلسلہ نبوت ختم ہو گیا۔ آپ کے بعد کوئی نیابی  
نہیں آئے گا۔ البتہ پیغمبرانہ جدوجہد اور مشن کو جاری رکھنے کے لئے امت مسلمہ کے جلیل القدر افراد آگے بڑھے  
اور انہوں نے نہ صرف دعوت و ارشاد کا کام پورے دلوں اور لگن سے کیا، بلکہ دین متین کے مقصد سے جس سے  
گرد و خبار صاف کرنے میں تمام صلاحیتیں بھی صرف کر دیں، انہی جلیل القدر شخصیات میں سے شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہیں۔

پاسبانِ دین مصطفیٰ، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علوم دینیہ کے نامور  
بلغ اور ناشر، دینی سمیت و غیرت کے پیکر، امام المحدثین، شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ  
تعالیٰ علیہ کے دینی اور ملی کارناموں کا مختصر جائزہ پیش کیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز، مناسب معلوم ہوتا ہے  
کہ اس سے پہلے حضرت کی حیات مبارکہ کا مختصر تذکرہ پیش کر دیا جائے۔

حیات مبارکہ (۱۵۵۱ھ — ۱۲۵۲ھ)

(۱۶۴۲ء — ۱۵۵۱ء)

امام اہلسنت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، شہ ولی ۱۵۵۱ھ/ ۱۱۵۵۱ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے آباء واجداد  
میں سے آغا محمد ترک بخاری، سلطان محمد علاء الدین علی کے زمانے میں بخارا سے ہجرت کر کے دہلی میں وارد ہوئے اور  
بندوبلا مناسب پر نائز رہے۔ بخارا سے ہجرت کے وقت تسلیمین اور مریدین کی ایک جماعت ان کے ہمراہ تھی۔  
آپ کے والد ماجد شیخ سیف الدین دہلوی شہر و سخن کا ذوق رکھنے والے عالم اور صاحب حال بزرگ تھے۔  
سلسلہ قادریہ میں شیخ امان اللہ بانی پتی کے مرید اور خلیفہ مجاز تھے۔



- حضرت شیخ نے تکبر و انبساط اختیار کیا اور ان کے متعدد ملفوظات نقل کئے ہیں، چند ایک ملاحظہ ہوں۔
- ۱۔ مجھے ان لوگوں پر حیرت ہے جو مخلوق کے لئے کام کرتے ہیں تاکہ ان کے نزدیک اہمیت حاصل کریں۔ کام کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے، مخلوق سے کیا کام؟
  - ۲۔ جب دیکھا جاتا ہے کہ عمار اور فضلار جاہ و عزت اور کثرت اسباب کے حاصل کرنے اور مال و دولت کے جمع کرنے میں مخلوق خدا کے ساتھ الجھتے ہیں اور لڑائی تک پہنچ جاتے ہیں، تو میں شکر کرتا ہوں کہ میں نے زیادہ نہیں پڑھا اور اکابر میں سے نہیں جڑا۔
  - ۳۔ شیخ محقق فرماتے ہیں کہ مجھے والد گرامی نے کئی دفعہ فرمایا کہ شخص کے ساتھ علمی بحث میں جھگڑانا نہ کرنا اور کسی کو تکلیف نہ دینا۔ اگر میں معلوم ہو جاؤں کہ حق دوری یا سب سے قبول کر لینا، ورنہ دو تین بار کہنا اگر نہ مانیں تو کم از کم بندہ کو اسی طرح معلوم ہے، جو کچھ آپ کہتے ہیں وہ بھی ہو سکتا ہے، جھگڑا کس بات کا؟
  - ۴۔ اگر میں اپنے پیار اور استاد سے محبت اور عقیدت ہو تو اس سلسلے میں کسی سے لڑائی نہ کرو اور تعصب اختیار نہ کرو، یہ محبت کا کام ہے، جسے محبت نہ ہو وہ کیا کام کرے گا؟ فائدہ بزرگوں کی عقیدت، محبت اور پیروی میں ہے۔ تم جو جنگ کر رہے ہو وہ اپنے نفس کے لئے ہے نہ کہ بزرگوں کے لئے۔
  - ۵۔ طریقت کے بہت معاملات ہیں، جنہیں اس راہ کے اصحاب محبت ادا کرتے ہیں۔ حقیقت کا اصل کام یہ ہے کہ ہر وقت اس حقیقت کو پیش نظر رکھے کہ اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کے ساتھ ہے، ایک لحظہ بھی اس خیال سے غافل نہ رہے۔ دہشت درکار و ذل بایار ہے۔

شیخ محقق نے نہ صرف ان کی نصیحتوں کو عملی جامہ پہنا دیا بلکہ ان پر عمل پیرا رہے۔

شیخ سیف الدین دہلوی ۲۷ شعبان ۱۰۹۰ھ کو پاس انفاس میں مشغول تھے، اسی حالت میں رحلت ہوئی تھی۔

## تحصیل علم

حضرت شیخ محقق کو اللہ تعالیٰ نے ابتدائی سے علم سلیم اور فہم و دانش کا دامن عطا فرمایا، حافظ حیرت انگیز حد تک قوی تھا۔ عموماً فرماتے ہیں،

”دواڑھائی سال کی عمر میں دو سو چیزیں جاننے کا واقعہ مجھے، اس طرح یاد ہے جیسے کل کی بات ہو۔“

والد ماجد نے ظاہری اور باطنی تربیت پر بھرپور توجہ دی، دو تین ماہ میں قرآن پاک پڑھا دیا۔ پھر شیخ عبدالحق علوم دینیہ حاصل کرنے لگے۔ جبہ بی نصاب اور منطق و کلام تک پہنچے تو ماوراء النہر کے دانشوروں کے پاس حاضر ہوئے اور سات آٹھ سال دن رات محنت کر کے علوم دینیہ جامع کئے، شیخ نے اپنے اساتذہ کے نام نہیں رکھے۔ ذوق و شوق

اور علمی انہماک کا یہ عالم تھا کہ ہر روز اکیس بائیس گھنٹے پڑھنے اور مطالعہ میں مصروف رہتے۔ اپنی محنت شائداً کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں،

”اگر آنا ذوق و شوق مولانا تعالیٰ کی طلب اور باطن کی ریاضت میں ہوتا تو معاملہ کماں تک پہنچتا؟“

ذکاوت و لطافت کا یہ عالم تھا کہ دورانِ سبق عجیب عجیب بحثیں اور مفہم باتیں ذہن میں آتیں، اساتذہ کے سامنے پیش کرتے تو وہ کہتے،

”ہم تم سے استفادہ کرتے ہیں اور ہمارا، تم پر کوئی احسان نہیں ہے۔“

سترہ سال کی عمر میں اس وقت کے مروجہ علوم سے فارغ ہو گئے۔ بعد ازاں ایک سال میں قرآن پاک یاد کر لیا، فارغ التحصیل ہونے کے بعد کچھ عرصہ درس و تدریس میں مشغول رہے۔

شیخ محقق ۱۰۹۲ھ/۸۸ - ۱۵۸۷ء میں حجاز مقدس پہنچے۔ ۱۵۹۰ھ تک وہاں قیام کیا، اس دوران حج و زیارت کے علاوہ کئی مکرر میں شیخ عبدالباقی متقی کی خدمت میں حاضر ہو کر علمی اور روحانی استفادہ کیا۔ مشکوٰۃ شریف کے علاوہ تصوف کی کچھ کتابیں پڑھیں۔ اسی اثنا میں شیخ سے اجازت لے کر مدینہ منورہ حاضر ہوئے۔ ۲۳ ربیع الثانی ۱۰۹۷ھ سے آخر رجب ۱۰۹۸ھ تک وہاں قیام کر کے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نوازش سے بلے پائیا سے فیض یاب ہوئے۔ شیخ محقق فرماتے ہیں،

”اس فیر حقیقت نے حضرت خیر بشیر نذیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جو انعام و اکرام کی بشارتیں پائی ہیں ان کی طرف اشارہ نہیں کر سکتا۔“

## بیعت و خلافت

حضرت شیخ محقق کو بچپن ہی سے عبادت و ریاضت کا بے حد شوق تھا۔ جوں جوں عمر میں اضافہ ہوتا گیا یہ شوق بھی بڑھتا گیا یہاں تک کہ اپنے وطن کے اولیائے کاملین میں شمار ہوئے۔ ابتداءً والد ماجد کے دست مبارک پر بیعت ہوئے پھر ان کے ایاز پر سلسلہ قادریہ میں حضرت مولیٰ پاک شہید ملتان (م ۱۰۰۱ھ) کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے اور ان کے فیوض و برکات سے مستفید ہوئے۔ مگر معظم میں حضرت شیخ عبدالباقی متقی علیہ الرحمۃ سے بیعت کی، ارشاد و سلوک کی منزلیں طے کیں اور شیخ نے انہیں چار سلسلوں چشتیہ، قادریہ، شاذلیہ اور مدنیہ کی اجازت عطا فرمائی۔

شیخ محقق بہند وستان واپس آئے تو باوجود کمر سلسلہ قادریہ میں بیعت اور خدمت رکھتے تھے، سلسلہ نقشبندیہ میں عارف کامل حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے۔ محمد صادق دہلوی نے کلمات الصادقین میں لکھا ہے کہ شیخ محقق نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے روحانی اشارے پر یہ بیعت کی تھی۔



## تصانیف

حضرت شیخ محقق نے اپنی حیات مبارکہ کا اکثر و بیشتر حصہ تصنیف و تالیف میں بسر کیا، ان کی تصانیف دنیا بھر میں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ فنی اعتبار سے ان کی تصانیف درج ذیل عنوانات کے تحت آتی ہیں:-

- (۱) تفسیر (۲) تجرید (۳) حدیث (۴) عقائد (۵) فقہ (۶) تصوف (۷) اخلاق (۸) اہمال (۹) منطوق (۱۰) تاریخ (۱۱) سیر (۱۲) نحو (۱۳) ذائق حالات (۱۴) خطبات (۱۵) مکاتیب (۱۶) اشعار

حضرت شیخ محقق کی تصانیف کی تعداد ساٹھ ہے۔ چند مشہور تصانیف کے نام درج ذیل ہیں:

- ۱۔ اشعة اللمعات، مشکوٰۃ مثلیت کا فارسی ترجمہ اور شرح، چار جلدوں پر مشتمل ہے، اردو میں اس کے ترجمہ کی شدت سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی، چنانچہ مولانا محمد سید احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی دو جلدوں کا ترجمہ تین جلدوں میں کیا۔ ان کی علالت اور پھر وصال کے سبب یہ کام راقم کے ذمہ لگا۔ راقم نے ترجمہ کی چرچہ اور پانچویں جلد مکمل کر لی ہے، ترجمہ کی دو جلدیں مزید ہوں گی۔ یہ سب کام فرید بک شمال، لاہور کے زیر اہتمام ہو رہا ہے۔
- ۲۔ لمعات التبعی فی شرح مشکوٰۃ المصابیح (عربی) مشکوٰۃ شریف کی عربی شرح جس کی چار جلدیں طبع ہو چکی ہیں۔
- ۳۔ شرح سفر السعادت (فارسی)
- ۴۔ مدارج النبوة (فارسی) سیرت طیبہ کی اہم ترین اور لافانی کتاب۔
- ۵۔ انوار الانبیاء (فارسی) ہندوستان کے علماء اور مشائخ کا مستند تذکرہ۔
- ۶۔ جذب القلوب الی دیار المحبوب (فارسی) تاریخ مدینہ کے نام سے اس کا ترجمہ چھپ چکا ہے۔
- ۷۔ زبدة الاسرار (عربی) مناقب سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، تخیص ہجۃ الاسرار۔
- ۸۔ شرح فتوح الغیب (فارسی) سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف مبارک، فتوح الغیب کی شرح۔

۹۔ زبدة الآثار (فارسی) زبدة الاسرار کا ترجمہ مع اضافات

۱۰۔ تکمیل الایمان (فارسی) اسلامی عقائد اور مسلک اہل سنت و جماعت۔

۱۱۔ ماہیت بالکسۃ۔ (عربی) بارہ مہینوں کے اسلامی معمولات، کتاب و سنت اور طریق اسلاف کی روشنی میں۔  
پروفیسر خلیق احمد نظامی نے ڈاکٹر زبید احمد کے حوالے سے شیخ محقق کی تصانیف میں الاکمال فی اسماء الرجال کا بھی ذکر کیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ نرس التالیف میں اس کا ذکر نہیں ہے، حالانکہ الاکمال، امام ولی الدین صاحب مشکوٰۃ کی تصنیف، اور مشکوٰۃ شریف کے آخر میں چھپی ہوئی عام دستیاب ہے۔

رسالہ ضرب الاقدام: پیر عبد الغفار کشمیری ثم لاہوری نے ۱۳۴۹ھ میں پانچ رسائل کا مجموعہ شائع کیا تھا۔ ان میں

ایک رسالہ ضرب الاقدام بھی ہے، اس کی ابتداء میں لکھا ہے:

رسالہ ضرب الاقدام من تصنیف

زبدۃ المحققین شیخ عبدالحق دہلوی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اس رسالے میں حضرت شیخ محقق نے صلوٰۃ غوثیہ کا ثبوت اور جواز پیش کیا ہے۔

۲۱ ربیع الاول ۱۰۵۲ھ / ۱۶۴۲ء کو آسمان علم و معرفت کا نیر درخشاں، حدیث نبویہ کا عظیم شارح، دین اسلام اور مقام مصطفیٰ کا محافظ اور مسلک اہل سنت کا پاسبان دنیا و دلوں کی نگاہوں سے روپوش ہو کر دہلی کے ایک گوشے میں محو استراحت ہوا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و قدس سرہ

## شیخ محقق کی دینی اور علمی خدمات

حضرت شیخ محقق نے اپنی طویل زندگی دین اسلام کے تحفظ اور اس کا پیغام عام کرنے اور مقام مصطفیٰ، صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرنے میں صرف کر دی۔ دین مبین کے خلاف اٹھنے والے نئے نئے فتوؤں کی موثر سرکوبی کی بسکب اہلسنت و جماعت کی شاندار ترجمانی کی۔

اس دور میں ہمدوی تحریک عروج پر تھی جس کا آغاز سنت کی تردید اور بدعت کے خاتمے سے متعلق تھا، بعد ازاں ہمدویت کا تصور اس سطح تک جا پہنچا کہ دین اسلام کے قطعی عقیدے تنجیم نبوت سے منکر کیا۔ اس تحریک کا بانی سید محمد جنوری کہتا تھا کہ ہر وہ کمال جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حائل تھا مجھے بھی حاصل ہو گیا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ وہ کمالات وہاں اصل تھے اور یہاں بتا ہیں۔ اتباع رسول اس درجہ کو پہنچ گئی ہے کہ اُمتی نبی کی مثل ہو گیا ہے۔ علامہ ابن حجر مکی، حضرت علی متقی اور شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اس تحریک کی شدید مخالفت کی اور مقام مصطفیٰ کے تحفظ کا فریضہ انجام دیا۔

پروفیسر خلیق احمد نظامی لکھتے ہیں:

اگر سولہویں اور سترھویں صدی کی مختلف مذہبی تحریکوں کا بغور تجزیہ کیا جائے تو یہ

حقیقت واضح ہو جائے گی کہ اس زمانے کا سب سے اہم مسئلہ پیغمبر اسلام کا صحیح مقام اور حیثیت متعین کرنا اور برقرار رکھنا تھا۔

تصورِ امام، عقیدۃ ہمدویت، نظریۃ النبی (یعنی دین اسلام کی عمر صرف ایک ہزار سال ہے ۱۲ ق ن) دین الہی یہ سب تحریکیں پیغمبر اسلام کے مخصوص مقام اور مرتبہ پر کسی نہ کسی طرح ضرب لگاتی تھیں۔

شیخ عبدالحق کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اعلیٰ و ارفع مقام کی پوری پوری وضاحت کر دی۔



فیضی کے شیخ محقق سے گہرے تعلقات تھے، فیضی کے خطوط پڑھنے سے پتا چلتا ہے کہ اسے شیخ سے کتنی عقیدت و محبت تھی۔ شیخ اگرچہ پہلے ترقیعی اور بالخصوص فیضی کے ذریعے دوبارہ کبریٰ میں بڑے سے بڑا دنیا کا علم از حاصل کر سکتے تھے، لیکن انہوں نے فقر و فاقہ اور گوشہ نشینی کی زندگی اختیار کی اور ان کے فقر و غیور نے کسی طرح کو ان کے لیے ایک عظمت اسلام پر حروف آئے فیضی جیسا علامہ اور مخلص دوست جب مراد مستقیم سے جھٹک گیا تو اس کی فرمائش کے باوجود شیخ نے اسے ملنا پسند نہ کیا۔ "فہرست التالیفات" میں شیخ محقق نے جس قدر تذویر و تبصرہ فیضی کے بارے میں کیا ہے کسی دوسرے معاصر کے بارے میں نہیں کیا۔ غیرت ایمانی کا لہو ان کے فقر سے ٹپکتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں:-

"فیضی اگرچہ فصاحت و بلاغت اور کلام کی پختگی میں ممتاز و زکا تھا، لیکن افسوس کہ اس نے فقر اور گمراہی کے گڑھے میں گر کر بہت سی کائنات اپنے حالات کی پیشانی پر لگا لیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور دین والوں کے لئے اس کا اور اس کی منہوں جماعت کا نام لینے سے بھی پرہیز ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رجوع فرمائے اگر وہ مومن ہیں۔ (ترجمہ) ۱۵

### علم حدیث کی تشریح اور ترویج

علم حدیث شمالی ہندت تقریباً ختم ہو چکا تھا جب اللہ تعالیٰ کی توفیق سے شیخ محقق نے علوم دینیہ خصوصاً علم حدیث کی شمع روشن کی، انہوں نے درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کو ایک مشن کے طور پر اپنایا تو ہندوستان کے فضائیں قال اللہ اور قال الرسول کی دلنواز صداؤں سے گونج اٹھیں۔ حضرت شیخ محقق کی تصانیف کا ذکر اس سے پہلے کیا جا چکا ہے۔ ان کے خاندان کی حدیثی خدمات کا مختصر تذکرہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

شیخ ذرا الحق بن شیخ محقق (متوفی ۹ شوال ۱۰۷۲ھ) نے چھ جلدوں میں بحاری شریف کی شرح فیضی کے نام سے فارسی میں لکھی۔ انداز وہی ہے جو شیخ محقق کا اشعۃ الامعات میں ہے۔ شرح شامل ترمذی لکھی جس کا نقلی نسخہ رامپور کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

شیخ ذرا الحق کے پوتے شیخ سیب اللہ بن شیخ ذرا اللہ نے شاہ ترمذی کی شرح اشرف الاسماء کے نام سے لکھی، شیخ محب اللہ کے فرزند اکبر حافظ محمد فخر الدین نے شخص حصین کی شرح فارسی میں لکھی، حافظ محمد فخر الدین کے صاحبزادے شیخ الاسلام محمد، دہلی میں صدر الصدور کے عہدے پر فائز رہے۔ انہوں نے بخاری شریف کی شرح چھ جلدوں میں لکھی جو ترمذی بخاری کے حاشیہ پر بھی ہوئی ہے۔

شیخ الاسلام محمد کے صاحبزادے شیخ سلام اللہ نے موطا امام مالک کی شرح، شرح عملی بحلی، امرار الموطا و جلدوں میں لکھی۔ اس کے علاوہ شرح شاہ ترمذی لکھی۔ شیخ سلام اللہ کے صاحبزادے شیخ محمد سالم نے رسالہ نور الایمان اور رسالہ اصول الایمان لکھا۔ ۱۶

غرض یہ کہ شیخ محقق اور ان کے خاندان نے علوم دینیہ اور حدیث شریف کی جو خدمات انجام دی ہیں وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔  
پروفیسر خلیق احمد نظامی لکھتے ہیں:

"حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے جس وقت مسند تدریس بھجائی اس وقت شمالی ہندوستان میں حدیث کا علم تقریباً ختم ہو چکا تھا، انہوں نے اس سنگ و تارک ماحول میں علوم دینی کی ایسی شمع روشن کی کہ دور دور سے لوگ پڑاؤں کی طرح کھج کر ان کے گرد جمع ہونے لگے۔ دس حدیث کا ایک یا سلسلہ شمالی ہندوستان میں جاری ہو گیا۔ علوم دینی خصوصاً حدیث کا مرکز ثقل گجرات سے منتقل ہو کر دہلی گیا۔ گیارہویں صدی ہجری کے شروع سے تیرہویں صدی کے آخر تک علم حدیث پر جتنی کتابیں ہندوستان میں لکھی گئیں ان کا بیشتر حصہ دہلی یا شمالی ہندوستان میں لکھا گیا ہے۔ یہ سب شیخ عبدالحق محدث دہلی کا اثر تھا۔" ۱۷

شیخ محقق کی دینی خدمات کے بارے میں چند تاثرات ملاحظہ ہوں:-

حضرت علامہ سید غلام علی آزاد بگڑائی نے شیخ محقق کے تذکرے کا آغاز ان کلمات سے کیا ہے:-  
"وہ صوری اور معمولی کمال کے جامع اور جمالی نبوی کے عاشق صادق تھے، انہیں شریعت کا عظیم حصہ ملا، مؤرخین میں سے کسی نے انہیں اور کسی نے تغیر ان کا تذکرہ کیا ہے۔ دہلی میں واقع ان کے مزار کے گنبد میں ایک پتھر پر ان کے مختصر حالات فارسی میں لکھے گئے ہیں میں ان کا عربی میں ترجمہ کر رہا ہوں۔" ۱۸

• مولوی نقیر محمد جلی، علامہ غلام علی آزاد بگڑائی کے سولے سے لکھتے ہیں:-

"باون سال کی عمر میں ظاہر و باطن کی سمیت سے کمالت (قدرت) حاصل کر کے تکمیل فرمادیا، ملابان میں مشغول ہوئے۔ اور بشرِ علوم خصوصاً علم شریعت حدیث میں ایسی طرز سے حوصلہ و ولایت عجم میں کسی کو علمائے متقدمین و متاخرین سے حاصل نہ ہوا تھا، ممتاز و متشہی ہوئے اور فنونِ علمیہ خصوصاً فن حدیث میں کتب معتبرہ تصنیف کیں جن پر علمائے زمانہ فخر کرتے اور ان کو اپنا دستور العمل جانتے ہیں اور اہل دانش خواص و عوام دل و جان سے ان کے خریداریں۔" ۱۹

نواب صدیق حسن خاں جموں والی لکھتے ہیں:-

"ہندوستان جب سے فتح ہوا اس میں علم حدیث نہیں تھا، بلکہ کبریتِ احمر کی طرح کمیاب تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہندوستان کے بعض علماء مثلاً شیخ عبدالحق ترمذی دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ اور ان جیسے دوسرے علماء پر اس علم کا فیضان کیا۔ شیخ وہ پہلے عالم ہیں جو ہند میں علم حدیث لائے اور یہاں کے لوگوں کو بہترین انداز میں



یہ علم سکھایا۔ پھر یہ منصب ان کے صاحبزادے شیخ ذوالحق متوفی ۱۰۴۳ھ نے سنبھالا۔  
(ترجمہ) ۱۰

شیخ محقق کی تصانیف پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

• شیخ کی تمام تصانیف علماء کے نزدیک مقبول اور محبوب ہیں، علماء انہیں شوق سے پڑھتے ہیں اور واقعی وہ اس لائق ہیں، ان کی عبارات میں قوت، فصاحت اور سلاست ہے۔ کان انہیں محبوب رکھتے ہیں اور دل لطف اندوز ہوتے ہیں۔ (ترجمہ) ۱۱  
مولوی فخر محمد جہلی لکھتے ہیں:

• آپ کی فنیت اور تنقید حدیث میں کوئی موافق و مخالف شک نہیں کر سکتا، مگر وہ جس کو انہ انصاف سے اندھا کر دے یا تعصب کی پٹی آنکھوں پر باندھ دے، اعاذنا اللہ منها۔ ۱۲

## عقائد

اہل سنت و جماعت کے عقائد، کتب کلام مثلاً تشریح عقائد، تنقید ابوشکور سالمی، 'المعتقد المتقصد' اور 'تجلیل الایمان' وغیرہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ دوسرے اخبر میں کچھ مسائل کو نزاعی بنا دیا گیا ہے۔ ذیل میں ہم اس امر کا مختصر سا جائزہ لیتے ہیں کہ شیخ محقق نے ان مسائل کے بارے میں کیا کہا ہے؟ اختصار کے پیش نظر صرف ترجمہ پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔

• شیخ محقق کو حضور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گہری وابستہ عقیدت و محبت تھی جو ہر مسلمان کو ہونی چاہیے۔ مدینہ منورہ کے احترام کے پیش نظر وہاں گئے پاؤں پھرتے تھے۔ ۱۳ مگر بارہو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آتا ہے تو شیخ پر ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور ان کا قلم حدود شریعت میں رہتے ہوئے اپنی جولانیوں دکھاتا ہے۔

• شیخ محقق نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک نعت پیش کی تھی، اس کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں، دسے چوں نیت الیائش ز تو ممکن  
نوائ اور خدا از ہر شرع و حفظ دین  
نہاں در بزم جبر جمالت یا رسول اللہ  
جہاں تار یک شد از ظلم سیاہ کاراں  
۱۴ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت کو، لیکن چونکہ تم اس کا حق ادا نہیں کر سکتے اس لئے یہ ایک شعر پڑھ کر آپ کی اجمالی تعریف پر اکتفا کرو۔

• حکم شریعت اور دین کی حفاظت کے پیش نظر سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خدا نہ کہو اس کے علاوہ آپ کی تعریف میں جو وصفت چاہو تحریر کر دو۔

• یا رسول اللہ! آپ کے جمال اقدس کے سحر کے غم میں پریشان ہوں، اپنا دیدار عطا فرمائیں اور مجھے صادق کی جان پر رحم فرمائیں۔

• سیاہ کاروں کے ظلم سے دنیا تارک ہو گئی ہے آپ تشریف لائیں اور توبخلی سے جہاں کو روشن فرمائیں۔  
کہتے ہیں کہ جب شیخ تیسرے شعر پہنچے تو بوقت طاری ہو گئی اور ناز و قطار رونے لگے۔ خود شیخ محقق کا بیان ہے کہ انہیں چار مرتبہ خواب میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ ۱۵

## علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث شریف میں ہے "فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ"۔ شیخ محقق اس کا ترجمہ اور شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

• پس میں نے جان لیا وہ کچھ جو آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام جزئی اور کلی علوم اور ان کا احاطہ حاصل ہو گیا۔ ۱۶  
• مدارج النبوة کے حقیقہ میں فرماتے ہیں:

• نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذات الہی کی تمام شانوں، اللہ تعالیٰ کی صفات کے احکام، افعال و آثار کے اسرار کے جاننے والے اور تمام ظاہر و باطن اور اول و آخر علوم کا احاطہ کئے ہوئے ہیں اور فوق حقی و فوق حلیہ علیہ۔ ۱۷  
• ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:

• حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے لے کر پہلی دفعہ حضور پدید ہوئے تک جو کچھ دنیا میں ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر منکشف کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ اول سے آخر تک تمام احوال آپ کو معلوم ہو گئے۔ آپ نے بعض احوال کی خبر صحابہ کرام کو بھی دی۔ ۱۸

ان تصریحات سے ظاہر ہو گیا کہ حضرت شیخ محقق کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیام قیامت تک کے تمام احوال اور ذات باری تعالیٰ کی شیون اور صفات کا علم عطا فرمایا۔ اسی وسیع تر علم کو علم اکان و بایکون کہا جاتا ہے۔

## اختیار و تصرف

مسلم شریعت کی حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ربیعہ بن کعب السدی رضی اللہ تعالیٰ



کفر یا : مسئلہ (ماگو) حضرت شیخ غفرلہ نے اس کی شہرت میں اللہ تعالیٰ کے غلیظہ، عظیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
قدرت اور اعتبارات بیان کرتے ہوئے سہاں باندھ دیا ہے :

”مطلقاً فرمایا ماگو، کسی خاص مطلوب کی تخصیص نہیں فرمائی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام معاملہ آپ کے  
دستِ اقدس میں ہے جو چاہیں، جسے چاہیں، اپنے پروردگار کی اجازت سے اسے دیں۔  
قُلْتُ مِمَّنْ جُودَكَ السَّيِّئُ وَصَرَ شَيْعًا  
وَمِمَّنْ جُودِكَ عَلَّمَ الْكُفْرَ وَالْأَقْلَبُ  
• دینا و آخرت آپ کی بخشش کا حصہ ہیں۔ اور کفر و کلم کا علم آپ کے علوم کا  
بعض ہے۔“

اگر خیریت دینا و عقبی آرزو داری

بزرگاش بیاد ہر چہ می خواہی تمت کن

”اگر تو دنیا و آخرت کی خیریت کی آرزو رکھتا ہے تو ان کے دیار میں آ، اور جو چاہتا ہے  
آرزو کر۔“

ایک دوسری جگہ کہتے ہیں :

• جن وانس کے تمام ملک اور ملکوت اور تمام جہان، اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور تصرف سے  
نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احاطہ قدرت و تصرف میں تھے۔“ ۵۶۹

## حاضر و ناظر

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روضہ مقدسہ میں تشریف فرما بطائر الہی تمام جہان کا مشاہدہ فرما رہے ہیں  
جہاں چاہیں تشریف لے جاسکتے ہیں۔ اسی مطلب کو حاضر و ناظر کے عنوان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔  
حضرت شیخ، محقق فرماتے ہیں :-

”اس کے بعد اگر یہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اقدس کو ایسی حالت  
اور قدرت بخشی ہے کہ آپ جس جگہ چاہیں بعینہ اُس جسم مبارک کے ساتھ یا جسم مثالی کے  
ذریعہ تشریف لے جائیں، خواہ آسمان پر یا زمین پر، اسی طرح قبر میں یا قبر کے علاوہ اس  
کا استعمال ہے، جب کہ ہر حال میں روضہ مبارک کے ساتھ خاص نسبت برقرار رہتی ہے۔“ ۵۷۰

• علمائے امت کے اکثر مذاہب اور اختلافات کے باوجود کسی ایک شخص کا اس مسئلہ  
میں اختلاف نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تاویل اور مجاز کے ساتھ کعبہ

حقیقت حیات سے دائم و باقی ہیں، اور اعمال امت پر حاضر و ناظر، طالبان حقیقت  
اور بارگاہ رسالت کی طرف متوجہ ہونے والوں کے لئے فیض رسال اور مربی ہیں۔ لہذا  
اس کے علاوہ مدارج النبوة، فارسی، ج ۱، ص ۶۲۱ اور اشعة اللمعات فارسی، ج ۱، ص ۱۰۱ پر بھی یہ مسئلہ  
بیان کیا ہے۔

## جسم بے سایہ

مدارج النبوة میں فرماتے ہیں

”نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا، کیونکہ زمین جائے کثافت و  
نجاست ہے، دھوپ میں بھی آپ کا سایہ نہیں دیکھا گیا، اسی طرح ہمارے بیان کیا ہے۔  
تعبیر ہے کہ ان بزرگوں نے چراغ کی روشنی میں سایہ نہ ہونے کا ذکر نہ کیا۔ ....  
..... چونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عین نور ہیں اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔“ ۵۷۱

## دیدار الہی

اشعة اللمعات میں فرماتے ہیں :

”مختار یہ ہے کہ دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن ہے، لیکن بالاتفاق واقع نہیں ہے۔  
ابن حنظل سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے شب معراج واقع ہے۔“ ۵۷۲

## حیات انبیاء کرام و اولیاء عظام

مدارج میں فرماتے ہیں :-

• ”انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات، علمائے امت کے درمیان متفق علیہ ہے اور کسی  
کا اس میں اختلاف نہیں ہے کہ وہ زندگی، شہداء اور فی بیل اللہ ہوا کرتے والوں کی  
زندگی سے کامل تر اور قوی تر ہے۔ ان کی زندگی معنوی اور اخروی ہے اور انبیاء کرام  
کی زندگی حسی اور دنیاوی ہے۔ اس بارے میں احادیث اور آثار واقع ہیں۔“ ۵۷۳

نیز ملاحظہ ہو اشعة اللمعات، فارسی، ج ۱، ص ۵۷۴۔

پندب القلوب میں فرماتے ہیں :-

• ”بعض مشائخ نے کہا کہ میں نے چار اولیاء کرام کو پایا کہ وہ قبروں میں اسی طرح تصرف  
کرتے ہیں جس طرح ظاہری حیات میں کرتے تھے یا اس سے زیادہ۔“ ۵۷۵



اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں :

• انبیاء کرام حیات حقیقی دنیاوی سے زندہ ہیں اور اویلے کرام حیات اخروی منوی سے زندہ ہیں ۔ ۱۲

## سماع موتی

جذب القلوب میں فرماتے ہیں :

”تمام اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ تمام اموات کے لئے جہنم اور سُننے والے اذکار کا ثبوت ثابت ہیں ۔ ۱۳

## زیارت قبور

”تمام مومنوں کی قبروں اور ان کی رُوحوں کے درمیان ایک دائمی نسبت ہے جس کی بنا پر وہ زیارت کرنے والوں کو پہچانتے ہیں اور انہیں سلام کہتے ہیں ۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ تمام اوقات میں زیارت مستحب ہے ۔ ۱۴

## زیارت روضہ النور

جذب القلوب میں ہے :

”حضرت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت افضل سنتوں اور مومنوں کی زیارت سے ہے ۔ اس پر علمائے دین کا قول اور فعلی اجماع ہے ۔ ۱۵

## توسل اور استعانت

جذب القلوب میں فرماتے ہیں :

”نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا مانگتے ہوئے کہا : تیرے نبی کے طفیل اور ان انبیاء کے طفیل جو مجھ سے پہلے ہوئے ۔ اس حدیث سے وصال سے پہلے اور اس کے بعد دونوں حالتوں میں توسل ثابت ہے ۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری حیّا مبارکہ میں اور دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد جب دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کے وصال کے بعد توسل جائز ہے تو سید الانبیاء علیہ وسلم الصلوٰۃ والسلام سے بطریق اولیٰ جائز ہو گا ۔ لہذا اس حدیث کی بنا پر بعد از وصال اولیاء کرام سے توسل کا

قیاس کریں تو یہی نہیں ہے ۔ ہاں اگر حضور سید المرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خصوصیت پر دلیل قائم ہو جائے تو قیاس درست نہ ہو گا ، مگر دلیل کہاں ؟ ۱۶

اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں :

• امام غزالی نے فرمایا کہ زندگی میں جس ہستی سے مدد طلب کی جاتی ہے ان کے وصال کے بعد بھی ان سے مدد طلب کی جائے گی ۔ ۱۷

اشعۃ اللمعات فارسی جلد سوم میں تفصیلی گفتگو کے بعد فرماتے ہیں :

• منکرین کی خواہش کے برعکس اس جگہ کلام طویل ہو گیا ، کیونکہ ہمارے زمانے کے قریب ایک فرقہ پیدا ہو گیا ہے جو اولیاء اللہ سے استمداد کا منکر ہے ۔ اور ان کی طرف توجہ کرنے والوں کو مشرک اور بت پرست قرار دیتا ہے ۔ اور جو منہ میں آتا ہے کہہ دیتا ہے ۔ ۱۸

## شفاعت

ایک حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

”اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر فاسقوں اور گنہگاروں نے دنیا میں اہل طاعت و تقویٰ کی کوئی امداد اور خدمت کی ہوگی تو آخرت میں اس کا نتیجہ پائیں گے اور ان کے شفاعت اور امداد سے جنت میں جائیں گے ۔ ۱۹

امام ابن ماجہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن تین گروہ شفاعت کریں گے انبیاء پھر پھر شدائد ، اس کی شرح میں فرماتے ہیں :

”ان تین گروہوں کی شفاعت کی تخصیص ان کی فضیلت و کرامت کی زیادتی کی بنا پر ہے ، ورنہ تمام اہل غیر مسلمانوں کے لئے شفاعت ثابت ہے ۔ اس سلسلے میں مشہور حدیثیں وارد ہیں ، خواہ گناہوں کی بخشش کے لئے ہو یا درجات کی بلندی کے لئے ۔ اور شفاعت کا اسکاڑ بدعت اور مکرر ہی ہے جیسے کہ خوارج اور بعض معتزلہ کا مذہب ہے ۔ ۲۰

## محمل میلاد

مدارج النبوة میں فرماتے ہیں :

”ابولہب نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پر خوشی اور مسرت کا اظہار کیا ، اللہ تعالیٰ نے اس کی بدولت اس کے عذاب میں تخفیف فرمادی اور سوموار کے دن اس سے عذاب اٹھایا جیسا کہ احادیث میں آیا ہے ۔ اس جگہ میلاد منانے والوں



کے لئے دلیل ہے۔ جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی رات خوش مناسبت ہے اور مال خرچ کرتے ہیں۔ ابو لیب جو کافر تھا اور اس کی مذمت قرآن پاک میں نازل ہوئی اسے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باکرامت پر خوشی منانے اور اپنی کینز کا دوہا کرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے صرف کرنے پر جزا دی گئی، مسلمان جو محبت اور سوسور سے مالا مال ہے اور اس سلسلے میں مال خرچ کرتا ہے اس کا کیا حال ہوگا؟ لیکن یہ ضروری ہے کہ عوام کی پیدا کردہ برکتوں مثلاً گائے، حرام آلات کے استعمال اور منکرات سے خالی ہو، تاکہ طریقہ اتباعِ محرمیت کا سبب نہ ہو۔ ۱۱۷

## ایصالِ ثواب

”یکمل الایمان“ میں فرماتے ہیں۔

”مردوں کے لئے زندوں کی دعاؤں اور بہ نسبتہ ثواب صدقہ دینے میں ال قبور کے لئے عظیم نفع ہے۔ اس سلسلے میں بہت سی حدیثیں اور آثار وار وہیں نماز جنازہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔“ ۱۱۸

اس کے علاوہ اشعۃ اللمعات فارسی، ج ۱، ص ۷۹۷ ملاحظہ ہو۔

## عرس

”ماہیت من السنۃ“ میں فرماتے ہیں:

”مغرب کے بعض متاخرین مشائخ نے فرمایا کہ جس دن اولیا کرام بارگاہِ عزت اور مقاماتِ قدس میں پہنچتے ہیں اس دن باقی دنوں کی نسبت زیادہ غیر برکت اور نورانیت کی امید کی جاتی ہے۔ اور یہ ان امور میں سے ہے جنہیں علمائے متاخرین نے مستحسن قرار دیا ہے۔“ ۱۱۹

## مزاراتِ برگزیدہ اور عمارت بنانا

شیخ محقق فرماتے ہیں:

”آخر زمانہ میں چونکہ عوام کی نظر ظاہر تک محدود ہے، اس لئے مشائخ اور اولیاء کے مزارات پر عمارت بنانے میں مصلحت کو دیکھتے ہوئے کچھ چیزوں کا اضافہ کیا تاکہ وہاں اسلام اور اولیاء کرام کی بیست و شوکت ظاہر ہو۔ خصوصاً ہندوستان میں جہاں دشمنان

دین ہند اور دوسرے کافر بہت سے ہیں، ان مقامات کی شان و شوکت سے وہ لوگ مرعوب اور مطمئن ہوں گے، بہت سے اعمال، افعال اور طریقے لیے ہیں جو ملتِ صالحین کے زمانے میں ناپسند کئے جاتے تھے اور بعد کے زمانوں میں پسندیدہ قرار دئے گئے۔ ۱۲۰

## قادریت

حضرت شیخ محقق کو اگرچہ دوسرے سلاسل میں بھی بیعت و خلافت حاصل تھی لیکن ان پر نسبتِ قادریت کا اس قدر غلبہ تھا کہ وہ تیسرا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی نسبت ہی کا اپنے لئے کڑوا امتیاز قرار دیتے تھے۔ فتوح الیقین کی فارسی میں شرح لکھی تو احتراماً اس کی ابتداء میں اپنا نام نہیں لکھا۔ اس بات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اس شخص کے نام کے ذکر کی کیا حیثیت اور مجال ہے؟ کہ اس جگہ ذکر کیا جاسکے۔“ ۱۲۱

انبار الانیاء میں متحدہ ہندوستان کے مشائخ کرام کا تذکرہ ہے۔ لیکن شیخ محقق کا حسن عقیدت دیکھنے کا انہوں نے سب سے پہلے تیسرا شیخ اعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی کا تذکرہ کیا ہے۔

## منسلک

شیخ محقق منسلک اہل سنت و جماعت کے امام ہیں۔ ان کے عقائد کا مختصر جائزہ گزشتہ صفحات میں پیش کیا گیا ہے۔ حضرت شیخ کے عقائد اور معمولات وہی ہیں جو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو منسلک امام ربانی، طبع لاہور، از مولانا محمد سعید نقشبندی۔ یہ معمولات و عقائد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے ہاں ملتے ہیں۔ القول الجلی کی بازیافت، از حکیم سید محمود احمد برکاتی میں دیکھی جاسکتی ہے۔ یہ مقالہ رضا اکیڈمی لاہور نے حال ہی میں طبع کیا ہے۔

علماء دیوبند اگرچہ شیخ محقق کا نام احترام سے لیتے ہیں تاہم وہ اپنے مکتب فکر کا تعلق ان سے قائم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

مولوی انور شاہ کشمیری کے صاحبزادے مولوی انظر شاہ کشمیری، استاد تفسیر و العلوم دیوبند کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو جس میں وہ خاموشی کی زبان میں بہت کچھ کہہ گئے ہیں۔

”ایک عرصہ تک میرا خیال یہ ہا کہ دیوبند کو اپنا تعلق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے کیوں نہ قائم کرنا چاہیے۔ غالباً ہندوستان میں اپنی مخصوص نوعیت کے اعتبار سے حدیث کے سلسلہ میں ان کی خدمات کچھ کم دقیق نہیں۔ شروح حدیث میں شاہ صاحب مرحوم کے قلم سے جو کچھ جواہر پارے تیار ہوئے ہیں انہیں تو جملہ دیکھنے



ان کے صاحبزادے شیخ ذوالحق کی شرح بخاری بھی ایک زمانہ تک معروف و متداول رہی۔  
اس خاندان کی خدمات علماء ولی اللہی کے کتبہ کی طرح اگرچہ جلیل و وسیع نہیں تھیں تاہم حدیث و  
قرآن سے ہند کو واقف کرنے میں شیخ عبدالحق مرحوم کا بھی بہر حال حصہ ہے۔

پھر رشتہ بھی برل گئی۔ اقل تر اس وجہ سے کہ شیخ مرحوم تک ہادی سندھی نہیں پہنچتی، نیز  
حضرت شیخ عبدالحق مرحوم کا فکر کلیتہً دیوبندیت سے جوڑ بھی نہیں کھاتا۔ غالباً میری بات بہت سوں  
کو چونکا دینے والی ہو، مگر اس موقع پر میں ایک جلیل اور صاحب نظر عالم کی رائے میں اپنے لئے  
پناہ ڈھونڈتا ہوں۔ مناسب ہے کہ حضرت مولانا افریقا شاہ کشمیری مرحوم فرماتے تھے کہ: "شاہی اور شیخ  
عبدالحق پر بعض مسائل میں بدعت و سنت کا فرق واضح نہیں ہو سکا۔" بس اسی اجمال میں ہر ارباب  
تفصیلات میں جنسین شیخ کی تالیفات کا مطالعہ کرنے والے خوب سمجھیں گے۔" اے

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم شریف کی وسعت کی نفی کرنے کے لئے شیخ محقق کا نام ناجائز طعنے پر استعمال کر  
گیا۔ مولوی جلیل احمد انیسویں لکھتے ہیں:

"اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوبند کے پیچھے کا بھی علم نہیں ہے۔"  
حالانکہ شیخ محقق نے تصریح کی ہے کہ

"اسی سن اسلے تدار و روایت بدال صحیح نشہ۔"

"اس بات کی کوئی بنیاد نہیں ہے اور اس کی روایت بھی صحیح نہیں ہے۔"

ملاوہ ازیں شیخ نے یہ بات بطور حکایت نقل کی ہے، روایت ہرگز نہیں کی، حکایت و روایت میں زمین آسمان  
کا فرق ہے جیسے کہ اہل علم پر حق نہیں۔

بجا طعنے پر کہا جاسکتا ہے کہ بریلی، بڑائیوں، خیر آباد اور رامپور کے علماء یعنی علماء اہل سنت ہی شیخ محقق کے  
جانشین اور ان کے مسلک کے امین ہیں۔ امام احمد رضا بریلوی ایک جگہ چند اکابر برقت اسلامیہ کا ذکر کرنے کے بعد  
ان الفاظ میں شیخ محقق کا ذکر کرتے ہیں:

"شیخ شریف علماء اہل سنت، عارف بنید مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی وغیرہم  
کبرائے ملت و علمائے امت قدسنا اللہ تعالیٰ بآسوارہم و آفاضل علینا و  
بن کا تہیم و آفواہم۔"

اللہ تعالیٰ شیخ الاسلام، امام الملت، شیخ محقق شہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز کے  
تربت اور پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے، ان کی اولاد و امجاد اور تمام اہل سنت و جماعت کو ان کے علمی ورثے کی رحمت  
اور اشاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کی تعانیف مبارکہ کے ذریعے احاف کے یا بھی اختلافات کا خاتمہ  
فرمائے۔ آمین بحرمتہ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

## حواشی

- (۱) محمد ظفر الدین بہاری، ملک العلماء - پندرہویں صدی کے مجدد اعظم (جامعہ اشرفیہ، مبارکپور، ص ۲۳-۲۲)
- (۲) عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق - منکبہ اخبار الانبیاء (طبع مجتبیٰ، دہلی، ص ۲۸۹)
- (۳) حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی - مدوۃ المصنفین، دہلی، ص ۶۴-۶۶
- (۴) عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق - منکبہ اخبار الانبیاء فارسی (مجتبیٰ، دہلی، ص ۳-۲۹۲)
- (۵) ایضاً - ص ۳۰۰
- (۶) نہر سے نہر جیون مراد ہے۔ ماوار النہر سے مراد وہ شہر ہیں جو اس نہر کے شمال میں واقع ہیں مثلاً بخارا، سمرقند،  
نفت، اسپجانب، بخند، نوارزم اور کاشغر وغیرہ ۱۲ اشرف قادری نقشبندی۔
- (۷) عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق - اخبار الانبیاء فارسی، ص ۳۰۲
- (۸) ایضاً - ص ۳۰۲
- (۹) ایضاً - ص ۳۰۲
- (۱۰) حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ص ۱۳۴
- (۱۱) ایضاً - ص ۱۶۰
- (۱۲) خلیق احمد نظامی، پروفیسر - حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ص ۲۴۲
- (۱۳) عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق - رسالہ ضرب الاقدام (رسالہ نامی گرامی اسلامی) ص ۲۴
- (۱۴) خلیق احمد نظامی، پروفیسر - حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ص ۳۰۲
- (۱۵) - ص ۲۴۲
- (۱۶) - ص ۲۵۱-۲۴۲
- (۱۷) - ص ۲۴۲
- (۱۸) غلام علی آزاد گرامی، تلامذہ - سیمۃ المہربان فی آثار ہندوستان (طبع حیدر آباد دکن ۱۳۰۳ھ) ص ۵۲
- (۱۹) فقیر محمد جملی، مولوی - حقائق الحقیقہ، مکتبہ حسن سہیل، لاہور، ص ۴۳
- (۲۰) صدیق حسن خاں بھوپالی - الحظہ (طبع لاہور) ص ۱۶۱-۱۶۰
- (۲۱) ایضاً - ص ۲۱۴
- (۲۲) فقیر محمد جملی، مولوی - حقائق الحقیقہ، ص ۴۳
- (۲۳) خلیق احمد نظامی، پروفیسر - حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ص ۱۱۲
- (۲۴) ایضاً - ص ۱۱۸-۱۱۶

نوٹ: جناب نظامی صاحب نے دو پر فلسفہ و منطق کا شمار کیا ہے، حالانکہ فلسفہ میں ان کی کسی تفصیلت کا  
ذکر نہیں کیا گیا۔ ۱۲ اشرف قادری نقشبندی



۲۵)	عبدالحق محدث دہلوی شیخ محقق :	اشعۃ اللمعات فارسی (مکتبہ زوریہ رضویہ، سکھر) ج ۱ ص ۳۳۳
۲۶)	ایضاً	مدارج النبوة فارسی (مکتبہ زوریہ رضویہ، سکھر) ج ۱ ص ۲
۲۷)	ایضاً	۱۲۲ ص
۲۸)	ایضاً	اشعۃ اللمعات فارسی ج ۱ ص ۳۹۶
۲۹)	ایضاً	ج ۱ ص ۴۳۲
۳۰)	ایضاً	ج ۲ ص ۴۵۰
۳۱)	ایضاً	ملوک اقرب اسبیل بالتوجہ الی تہ الرسل (برائدارالاخیار) ص ۵۵
۳۲)	ایضاً	مدارج النبوة فارسی ج ۱ ص ۱۱۸
۳۳)	ایضاً	اشعۃ اللمعات فارسی ج ۱ ص ۴۲۴
۳۴)	ایضاً	مدارج النبوة فارسی ج ۲ ص ۴۴۰
۳۵)	ایضاً	مذہب القلوب فارسی (طبع کھنڈ) ص ۲۱۳
۳۶)	ایضاً	اشعۃ اللمعات ج ۲ ص ۴۰۲
۳۷)	ایضاً	مذہب القلوب فارسی (نوکلشور، کھنڈ) ص ۲-۳۱
۳۸)	ایضاً	ص ۲۰۶
۳۹)	ایضاً	ص ۲۱۰
۴۰)	ایضاً	ص ۲۲۱
۴۱)	ایضاً	اشعۃ اللمعات فارسی ج ۱ ص ۴۱۵
۴۲)	ایضاً	ج ۲ ص ۴۰۲
۴۳)	ایضاً	ج ۲ ص ۴۰۵
۴۴)	ایضاً	ج ۲ ص ۴۰۸
۴۵)	ایضاً	مدارج النبوة فارسی ج ۲ ص ۱۹
۴۶)	ایضاً	تکمیل الایمان فارسی (طبع کھنڈ) ص ۴۶-۴۹
۴۷)	ایضاً	ماثبت من الشیخ علیہ اردو (طبع لاہور) ص ۲۲۲
۴۸)	ایضاً	شرح سفر السعادة فارسی (مکتبہ زوریہ رضویہ، سکھر) ص ۲۰۲
۴۹)	ایضاً	شرح فتح القیوب فارسی (طبع کھنڈ) ص ۲۲۲
۵۰)	چاند کے چہرے پر گرد و غبار ڈالنے والی بات ہے - ۱۲ شرف قادری نقشبندی -	
۵۱)	انظر شاه کثیرری، مولوی :	فہ فوٹ، ماہنامہ البلاغ (شمارہ ذی الحجہ ۱۳۸۸ھ) ص ۴۹ -
۵۲)	عیسیٰ احمد ایسٹوی :	براہین قاطعہ (کتب خانہ امدادیہ، دیوبند) ص ۵۵ -
۵۳)	عبدالحق محدث دہلوی، شیخ محقق :	مدارج النبوة فارسی (سکھر) ج ۱ ص ۵۳ -
۵۴)	احمد رضا بیوی ام :	مجموعہ رسائل حصہ دوم (مدیریت پیشنگ کیپی) ص ۱۰۹ -

بشکریہ اچانک مرخص ہوئے